سجدہ تلاوت سے متعلق چند احکام

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FAM-0200 تاریخ:22-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

(1) اگر کسی شخص کے کئی سجدہ تلاوت ادا کرنے سے رہ گئے ہوں، تو کیا اُن تمام سجدوں کی تلافی کے لیے صرف ایک سجدہ کرلینا کافی ہو جائے گا، یا جتنے سجدے واجب ہوئے ہیں، اُتنے ہی ادا کرنے ہوں گے؟

(2) اگر طالبِ علم سبق پڑھتے ہوئے، بار بار آیتِ سجدہ کی تکرار کرے، تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ کیا اسے ایک سجدہ کرنا ہی کافی ہو گا یا جتنی بار آیت پڑھی ہے، ان سب کی تعداد کے برابر سجدے کرنے ہوں گے؟

(3) آیتِ سجدہ کی تلاوت سے سجدہ تلاوت واجب ہونے کے لیے اپنے کانوں تک آواز پہنچنا شرط ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) جب کسی شخص پر کئی سجدہ تلاوت واجب ہوں، تو اُن تمام سجدوں کی تلافی کے لیے صرف ایک سجدہ کرلینا ہرگز کافی نہیں ہو گا، بلکہ جتنے سجدے واجب ہوئے ہوں، اُتنے ہی ادا کرنے ہوں گے۔ البتہ اگر کسی شخص کو اپنے اوپر واجب سجدوں کی صحیح معین تعداد معلوم نہ ہو، تو اب ایسا شخص غالب

گمان کرلے، جتنے سجدوں پر اُس کا گمان جمے، اُتنے سجدے ادا کرلے، تو اِس سے وہ برئ الذمہ ہو جائے گا۔ خیال رہے! آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے اگرچہ فوراً سجدہ کرنا واجب نہیں ہوتا، لیکن بلا عذر ادائیگی میں تاخیر کرنا، مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ عمل ضرور ہے کہ بعد میں بھول جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، لہذا افضل و بہتر یہی ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو، تو سجدہ تلاوت فوراً کرلیا جائے۔ یہ مذکورہ حکم نماز کے باہر آیتِ سجدہ کی تلاوت کا ہے، اگر نماز میں تلاوت کے دوران آیتِ سجدہ پڑھی، تو اُس کا سجدہ نماز میں ہی فوراً کرنا واجب ہے، یہاں تک کہ دو تین آیت سے زیادہ تاخیر کرنا گناہ ہے۔

(2) آیتِ سجدہ کے بار بار تکرار کرنے سے کب ایک سجدہ تلاوت کافی ہوگا اور کب نہیں، اس کے متعلق اصول یہ ہے کہ اگر ایک مجلس میں ایک ہی آیتِ سجدہ کی تکرار کی جائے، تو اِس سے ایک ہی سجدہ تلاوت واجب ہوگا، اور اگر آیتِ سجدہ تبدیل ہو جائے یا مجلس تبدیل ہو جائے، تو اب ایک سجدہ کافی نہ ہوگا۔ اس اصول کے پیش نظر اگر کوئی طالب علم ایک مجلس میں ایک ہی آیتِ سجدہ کی تکرار کرے، تو اُس پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا، لیکن اگر ایک مجلس میں چند آیاتِ سجدہ کی تلاوت کرے، یا الگ الگ مجلس میں ایک ہی آیتِ سجدہ کی تکرار کرے، تو اب ایک سجدہ کافی نہ ہوگا، بلکہ ایک مجلس میں جتنی مختلف آیاتِ سجدہ پڑھی ہیں یا ایک سے زائد مجلسوں میں جتنی بار ایک آیتِ سجدہ کی تکرار کی ہے، اسی کے حساب سے سجدے واجب ہوں گے۔

(3) سجدہ تلاوت، آیتِ سجدہ کی قراءت کرنے یا سننے سے لازم ہوتا ہے۔ قراءت سے سجدہ تلاوت کے وجوب میں یہ شرط ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے پڑھے کہ اگر کوئی عذر یعنی شور و غل، بہرا پن وغیرہ نہ ہو، تو پڑھنے والا خود سُن لے کہ اصل پڑھنا یہی ہے۔ بغیر آواز کے صرف زبان ہلانا، قراءت کے احکام کے اعتبار سے در حقیقت پڑھنا ہی نہیں، لہذا اگر کسی نے اس طرح آیتِ سجدہ پڑھی کہ آواز اصلاً پیدا نہ ہوئی، صرف زبان اور ہونٹ ہلے، تو اس سے سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔

جن واجب الادا اُمور میں حساب و شمار یاد نہ رہے ہوں، تو ان امور میں شریعت یہ حکم دیتی ہے

کہ تخمینے اور ظن غالب پر بنیاد رکھی جائے، جیسا کہ جس شخص کو اپنی قضا نمازوں کی تعداد معلوم نہ ہو، تو اس کے لیے حکم شرعی ہے کہ وہ غالب گمان پر عمل کرے، چنانچہ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے:"وفي الحاوي لا يدري كمية الفوائت يعمل بأكبر رأيه "ترجمہ: اور حاوی میں ہے کہ جو شخص فوت ہو جانے والی نمازوں کی تعداد نہ جانتا ہو، تو وہ اپنے غالب گمان پر عمل کرے۔

(تبیین الحقائق، جلد1، باب قضاء الفوائت، صفحہ119، مطبوعہ قاھرہ)

بیرون نماز سجدہ تلاوت کا وجوب فوری نہیں، البتہ بلا عذر تاخیر مکروہ تنزیہی ہے، جیسا کہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(وهي على التراخي)على المختار،ويكره تاخيرهاتنزيها(ان لم تكن صلوتية)فعلى الفور "ترجمہ: اور مختار قول کے مطابق سجدۂ تلاوت تراخی کے ساتھ واجب ہوتا ہے اور اس میں تاخیر کرنا، مکروہ تنزیہی ہے، جبکہ نماز والا نہ ہو کہ نماز والے سجدہ تلاوت کا وجوب فوری ہے۔

(تنویر الابصار مع در مختار، جلد2، صفحہ703،704، مطبوعہ کوئٹہ)

اس کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں فرماتے ہیں:"قوله(تنزيها)لانه بطول الزمان قد ينساها ولو كانت الكراهة تحريمية لوجبت على الفور وليس كذلك،۔۔۔قوله:(فعلى الفور)جواب شرط مقدر تقديره فان كانت صلوتية فعلى الفورثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراءة اكثر من آيتين أو ثلاث "ملتقطاً۔ ترجمہ: شارح علیہ الرحمۃ کا قول: سجدہ تلاوت میں تاخیر کرنا، مکروہ تنزیہی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ طویل ہو جانے کے سبب ممکن ہے کہ قاری سجدہ تلاوت کرنا بھول جائے، اور اگر یہ کراہت تحریمی ہوتی، تو اس پر سجدہ تلاوت کرنا فوراً واجب ہوتا، لیکن یہاں معاملہ ایسا نہیں۔ شارح علیہ الرحمۃ کا قول "وجوب فوری ہے" یہ شرطِ مقدر کا جواب ہے، جس کی تقدیر یہ ہے کہ اگر سجدہ نماز والا ہو، تو وجوب فوری ہے، پھر فوری وجوب کی تشریح یہ ہے کہ آیت سجدہ کی تلاوت اور سجدہ میں دو تین آیت کی قراءت سے زیادہ وقفہ نہ ہو۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد2، صفحہ703،704، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:"سجدہ

صلوٰتیہ جس کا ادا کرنا نماز میں واجب ہو، اس کا وجوب علی الفور ہے، یہاں تک کہ دو تین آیت سے زیادہ تاخیر گناہ ہے اور غیر صلوٰتیہ میں بھی افضل و اسلم یہی ہے کہ فوراً ادا کرے، جبکہ کوئی عذر نہ ہو کہ اٹھا رکھنے میں بھول پڑتی ہے ”وفی التاخیر آفات“ (اور تاخیر میں آفات ہیں) ولہذا علماء نے اس کی تاخیر کو مکروہ تنزیہی فرمایا، مگر نا جائز نہیں۔“ **(فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ233، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

ایک ہی مجلس میں ایک ہی آیتِ سجدہ کو بار بار پڑھنے سے ایک ہی سجدہ تلاوت کافی ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(ولو کررھا فی مجلسین، تکررت، وفی مجلس) واحد (لا) تتکرر بل کفتہ واحدۃ۔۔۔ والأصل أن مبناھا علی التداخل دفعا للحرج بشرط اتحاد الآیۃ والمجلس“ ترجمہ: اگر کسی شخص نے دو مجلسوں میں آیتِ سجدہ کا تکرار کیا، تو اس پر تکرار کے ساتھ سجدہ تلاوت واجب ہوں گے اور اگر ایک ہی مجلس میں اس نے آیتِ سجدہ کی تکرار کی تو اس کے لیے ایک ہی سجدہ تلاوت کافی ہو گا۔۔۔ اور سجدہ تلاوت کے واجب ہونے میں اصل تداخل ہے، حرج کو دور کرنے کے لیے، اس شرط کے ساتھ کہ آیت اور مجلس ایک ہی ہو۔

(تنویر الابصار مع در مختار، جلد2، کتاب الصلاۃ، صفحہ712-713، دار المعرفہ، بیروت)

در مختار کی مذکورہ عبارت ”بشرط اتحاد الآیۃ والمجلس“ کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں ارشاد فرماتے ہیں: ”أي بأن يكون المكرر آية واحدة في مجلس واحد، فلو تلا آيتين في مجلس واحد أو آية واحدة في مجلسين فلا تداخل“ ترجمہ: یعنی ایک مجلس میں ایک آیت کو بار بار پڑھا جائے، لہذا اگر ایک مجلس میں دو آیتوں کی تلاوت کی، یا ایک آیت کی تلاوت دو مجلسوں میں کی تو اب تداخل نہیں ہو گا (لہذا ایک سجدہ کافی نہ ہو گا)۔

(رد المحتار علی الدر المختار، جلد2، کتاب الصلاۃ، صفحہ713، دار المعرفہ، بیروت)

ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر میں ہے: ”(ولو كرر) تلاوة (آية واحدة) أو سمعها من واحد أو متعدد (في مجلس واحد كفته سجدة واحدة وإن بدلها) أي آية السجدة (أو المجلس لا) أي لا

تکفیه سجدة واحدة" ترجمہ: اور اگر ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ کی تکرار کی یا اسے ایک یا چند لوگوں سے سنا، تو اسے ایک سجدہ کافی ہے، اور اگر آیت سجدہ یا مجلس بدل دی، تو اب ایک سجدہ کافی نہیں ہو گا۔

(ملتقی الابحر مع مجمع الانہر، جلد1، باب سجود التلاوۃ، صفحہ158، دار إحياء التراث العربي)

بہار شریعت میں ہے: "ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا، تو ایک ہی سجدہ واجب ہو گا، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو۔ یوہیں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی بھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہو گا۔۔۔ مجلس میں آیت پڑھی یا سُنی اور سجدہ کر لیا، پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سُنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ735، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قراءت کے لیے کم از کم اتنی آواز سے پڑھنا ضروری ہے کہ اپنے کان سن لیں، جیسا کہ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: "اعلم انھم اختلفوا فی حد وجود القراء ۃ ۔۔۔فشرط الھندوانی والفضلی لوجودھا :خروج صوت یصل الی اذنه،وبه قال الشافعی۔۔۔ واختار شیخ الاسلام وقاضیخان، وصاحب المحیط والحلوانی قول الھندوانی" ترجمہ: جان لو کہ فقہائے کرام کا اس بات میں اختلاف ہے کہ پڑھنا کب پایا جائے گا، علامہ ہندوانی اور امام فضلی رحمھما اللہ تعالی نے پڑھنے کی تعریف میں (کم از کم) اتنی آواز کے نکلنے کی شرط لگائی ہے جو پڑھنے والے کے اپنے کان تک پہنچے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں، شیخ الاسلام، امام قاضی خان، صاحب محیط برہانی، اور علامہ شمس الائمہ حلوانی رحمھم اللہ اجمعین نے علامہ ہندوانی کے قول کو اختیار فرمایا ہے۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد2، صفحہ308، دار المعرفہ، بیروت)

بغیر آواز نکالے صرف زبان ہلانے کو پڑھنا نہیں کہتے، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "آہستہ پڑھنے کے یہ معنٰی ہیں کہ اپنے کان تک آواز آنے کے قابل ہو اگرچہ بوجہ اس کے کہ یہ خود بہرا ہے یا اس وقت کوئی غُل وشور ہو رہا ہے کان تک نہ آئے اور اگر آواز اصلاً پیدا نہ ہوئی تو صرف زبان ہلی تو وہ پڑھنا،

پڑھنا نہ ہو گا۔ (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ332، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

آیت سجدہ کی قراءت سے سجدہ تلاوت کب واجب ہو گا، اس کے متعلق فتاوی عالمگیری میں

ہے: ”رجل قرأ آية السجدة لا يلزمه السجدة بتحريك الشفتين وإنما تجب إذا صحح الحروف وحصل به صوت سمع هو۔۔۔ كذا في فتاوى قاضي خان“ ترجمہ: کسی شخص نے آیت سجدہ کی قراءت کی، تو اس پر صرف ہونٹ ہلانے سے سجدہ لازم نہیں ہو گا، بلکہ سجدہ اس وقت واجب ہو گا جب وہ حروف کو صحیح ادا کرے اور اس کے پڑھنے سے اتنی آواز پیدا ہو جس کو وہ خود سن لے۔

(الفتاوى الهندية، جلد1، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، صفحہ132، دار الفکر، بيروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ”آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے، پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سُن سکے۔۔۔ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور و غل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔ (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ728، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

07 جمادی الاولی 1445ھ/22 نومبر 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے